ملتزم کیا ہے، اور وہاں دعا کی کیا کفیت ہے ؟

ما هو الملتزم ؟ وما كيفية الدعاء عنده ؟

[urdu - اردو - أردو]

محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ
تنسیق: اسلام ہا ؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب
تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434
IslamHouse.com

ملتزم کیا ہے، اور وہاں دعا کی کیا کفیت ہے ؟

سوال: ملتزم سے کیا مراد ہے، اور وہاں دعا کی کیا کیفیت ہو گی ؟

الحمد لله:

ملتزم حجر اسود اور کعبہ کے دروازے کے مابین حصہ کا نام ہے،

اور التزام کا مطلب : دعا کرنے والے شخص کا ملتزم پر اپنا سینہ ، چہرہ ، ہتھیلی، اور بازو رکھ کر اللہ تعالی سے من پسندیدہ دعا کرنا ہے-

اور ملتزم کی کوئی مخصوص دعا نہیں ہے، مسلمان شخص وہاں پر جو بھی دعا چاہے کر سکتا ہے، اگر ممکن ہو سکے تو وہاں پر کعبہ میں داخل ہوتے وقت جائے، اسی طرح طواف وداع سے پہلے بھی جانا درست ہے، یا کسی بھی وقت وہاں پر جانا درست ہے، اسکے لئے کوئی مخصوص وقت مقرر نہیں ہے-

لیکن دعا کرنے والے شخص کو چاہیے کہ وہ دوسروں کو تنگ نہ کرے اور نہ ہی اتنا لمبا عرصہ وہاں چمٹا رہے کہ دوسرے لوگوں کو موقع ہی نہ ملے، اسی طرح وہاں دھکم پیل کرنا بھی جائز نہیں، اور وہاں جانے کے لیے لوگوں کو اذیت سے دوچار کرنا بھی درست نہیں ہے، اس لیے

دیکھے کہ اگر وہاں رش نہیں ہے اور موقع ہے تو وہاں جا کر دعا کر لے، اور اگر موقع نہ ملے تو پھر اس کے لیے طواف اور نماز کے سجدوں میں ہی دعا کرنا کافی ہے .

ملتزم پر چمٹنے کے متعلق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے جو مروی ہے اس میں صحیح ترین یہ ہے :

عبد الرحمن بن صفوان رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ: جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا تو میں نے کہا :

میں اپنا لباس ضرور زیب تن کرونگا ، اور میرا گھر راستے میں تھا اور میں دیکھوں گا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ کیا کرتے ہیں، چنانچہ میں گیا تو دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام کعبہ کے اندر سے باہر آئے، اور بیت اللہ کو دروازے سے لیکر حطیم تك استلام کئے ، اور وہ اپنے رخساروں کو بیت اللہ پر رکھے ہوئے تھے ، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے درمیان تھے " سنن ابو داود حدیث نمبر (١٨٩٨) (مسند احمد حدیث نمبر (١٥١٢٤).

اس کی سند میں یزید بن ابی زیاد ہے، ابن معین، ابو حاتم اور ابو زرعہ وغیرہ نے اسے ضعیف کہا ہے .

اور عمرو بن شعیب اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ :

"میں نے عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما کے ساتھ طواف کیا اور جب ہم کعبہ کے پچھلی طرف آئے تو میں نے کہا: کیا تم پناہ نہیں مانگو گے ؟ تو وہ کہنے لگے: ہم آگ سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں، پھر وہاں سے چلے حتی کہ حجر اسود کا استلام کیا اور دروازے اور کونے کے درمیان کھڑے ہو کر اپنا سینہ اور چہرہ اور دونوں بازو اور ہتھیلیاں کعبہ کے ساتھ اس طرح لگائیں اور انہیں خوب پھیلا کر رکھا، پھر کہنے لگے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ھے "

(سنن ابو داود حدیث نمبر (۱۸۹۹) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (۲۹۶۲) ، اس کی سند میں مثنی بن الصباح ہے جسے امام احمد ، ابن معین ، ترمذی اور نسائی وغیرہ نے ضعیف کہا ہے، لیکن یہ دونوں حدیثیں ایك دوسرے کی شاہد ہیں، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے سلسلہ صحیحہ حدیث نمبر (۲۱۳۸) میں اسے صحیح قرار دیا ہے .

اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے فرمایا :

"ملتزم حجر اسود اور دروازے کے درمیان ہے "

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اگر وہ پسند کرے تو ملتزم ۔ حجر اسود اور دوازے کے درمیان جگہ ۔ پر آئے اور وہاں اپنا سینہ اور چہرہ اور بازو اور ہتھیلیاں رکھے، اور اللہ تعالی سے اپنی ضروریات طلب کرتا ہوا دعا کرے ، وہ چاہے تو طواف کرنے سے قبل ملتزم پر آسکتا ہے اور چاہے تو بعد میں ، طواف وداع اور اس سے پہلے ملتزم پر جانے میں کوئی فرق نہیں .

صحابہ کرام جب مکہ داخل ہوتے تو وہ ایسا (ملتزم پر جاتے) کیا کرتے تھے، اور اگر چاہے تو ابن عباس سے منقول درج ذیل ماثور دعا پڑھے :

((اللّٰهُمَّ إني عبدك ، وابن عبدك ، وابن أمتك، حملتني على ما سخرتَ لي مِن خلقك ، وسيرتَني في بلادك حتى بلغتَني بنعمتِك إلى بيتِك ، وأعنتَني على أداء نسكي، فإنْ كنتَ رضيتَ عني فازدَدْ عني رضا ، وإلا فمِن الآن فارضَ عني قبل أنْ تنآى عن بيتك داري، فهذا أوان انصرافي إنْ أذنتَ لي غير مستبدلٍ بك ولا ببيتِك ولا راغبٍ عنك ولا عن بيتِك، اللّٰهُمَّ فأصحبني العافيةَ في بدني، والصحةَ في جسمي، والعصمة في ديني ، وأحسن منقلبي ، وارزقني طاعتك ما أبقيتَني ، واجمع لي بين خيري الدنيا والآخرة، إنك على كل شيء قدير))

"اے اللہ میں تیرا بندہ ہوں، اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں، اور تیری بندی کا بیٹا ہوں، تو نے مجھے اپنی مخلوق میں سے میرے لیے مطیع کردہ مخلوق پر سوار کرایا، اور تو نے مجھے اپنے شہروں میں چلایا، حتی کہ مجھے تیری نعمت کے ساتھ تیرے گھر بیت اللہ تك پہنچایا ، اور مناسك حج اور عمرہ ادا کرنے میں تو نے میری اعانت و مدد کی .

اگر تو مجھ سے راضی ہے تو میرے لیے اپنی رضامندی میں اور اضافہ کر، وگرنہ ابھی مجھ سے راضی ہو جا قبل اس کے کہ میں تیرا گھر چھوڑ کر اپنے گھر واپس جاؤں، اگر تو مجھے جانے کی اجازت دے تو یہ میرے جانے کا وقت ہے، نہ تو میں تیرے علاوہ کسی اور کو چاہتا ہوں، اور نہ ہی تیرے بیت اللہ کے علاوہ کوئی اور گھر چاہتا ہوں، اور نہ ہی تجھ سے اور نہ ہی تیرے گھر بیت اللہ سے بے رغبتی برتتا ہوں .

اے اللہ ! میرے بدن کو عافیت عطا فرما، اور میرے جسم کو صحت دے ، اور میرے دین کو عصمت عطا کر، اور میرا واپس پلٹنا بہتر اور اچھا کر دے، اور مجھے اپنی اطاعت و فرمانبرداری کرنے کی توفیق نصیب فرما جب تك میری زندگی ہے، اور میرے لیے دین و دنیا کی بھلائی جمع کر دے، یقینا تو ہر چیز پر قادر ہے "

اور اگر وہ بیت اللہ کے دروازے کے قریب کھڑا ہو کر ملتزم کے ساتھ چمٹے بغیر دعا کرے تو یہ بہتر ہے "

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن تیمیہ (٢٦) (143 - 142)

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اس مسئلہ میں علماء کرام کا اختلاف ہے، حالانکہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں (یعنی اس سلسلے میں وارد شدہ احادیث کو ضعیف مانتے ہوئے، کوئی حدیث صحیح وارد نہیں) بلکہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ایسا کرنا ثابت ہے .

تو کیا ملتزم کے ساتھ چمٹنا سنت ہے ؟

اور اس کا کیا وقت ہے ؟

اور آیا یہ کعبہ میں آتے وقت کیا جائیگا، یا کہ واپس جاتے وقت، یا کہ ہر وقت ہو سکتا ہے ؟

علماء کرام کے ہاں اس اختلاف کا سبب یہ ہے کہ: اس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم سے صحیح حدیث ثابت نہیں، لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مکہ جاتے ہوئے ایسا کرتے تھے .

فقھاء کرام کا کہنا ہے کہ: حاجی وہاں سے واپس آتے وقت ایسا کرے اور ملتزم کے ساتھ چمٹ کردعا کرے، ملتزم دوازے اور حجر اسود کے درمیان کی جگہ کو کہا جاتا ہے ....

اس بنا پر ملتزم کے ساتھ چمٹنے میں کوئی حرج نہیں لیکن شرط یہ ہے کہ ایسا کرنے میں کسی کو تنگی اور اذیت نہ پہنچتی ہو "

دیکھیں: الشرح الممتع (٧ / ٤٠٢ .(403)-

واللہ اعلم.

الاسلام سوال و جواب